سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۱ مئی بوقت ۷½ بجے صبح

پرسوں حضور کو ضعف اور بے چینی کی تکلیف رہی۔ کل حضور کو حرارت ہو گئی نیز بے چینی اور ضعف کی تکلیف بھی رہی۔ رات بھی ۱۲ بجے سے ۲½ بجے تک بے چینی رہی

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے

مکرم مولوی روشن دین صاحب

۱۳ مئی کو روانہ ہو رہے ہیں

مکرم مولوی روشن دین صاحب ۱۳ مئی بروز بدھ بذریعہ خیبر میل تبلیغ اسلام کے لئے بیرون پاکستان تشریف لے جا رہے ہیں۔ احباب بروقت سٹیشن پر تشریف لا کر اپنے مجاہد بھائی کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں۔ (وکالت تبشیر)

انسپکٹر صاحب انصار اللہ کا دورہ

مجلس انصار اللہ کے انسپکٹر مکرم ملک محمد بشیر صاحب مورخہ ۱۲-۵-۶۴ سے اضلاع لاہور اور شیخوپورہ کی مجالس انصار اللہ کا دورہ شروع کر رہے ہیں۔ ان اضلاع کی مجالس انصار اللہ کے عہدیداران سے التماس ہے کہ ان سے پورا پورا تعاون فرماویں۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

محترم ملک عمر علی صاحب

امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ملتان سے یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم ملک عمر علی صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان مورخہ ۱۰-۵-۶۴ کو بوقت ۴½ بجے سہ پہر حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ آج کسی وقت ربوہ پہنچ رہا ہے۔ احباب جماعت محترم ملک صاحب کی بلندی درجات نیز پسماندگان کیلئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہم نے ایک ایسے نبی کا دامن پکڑا ہے جو خدا نما ہے

اس کا مذہب جو ہمیں ملا ہے خدا کی طاقتوں کا آئینہ ہے

(۱) "ہمیں بڑا فخر ہے کہ جس نبی علیہ السلام کا ہم نے دامن پکڑا ہے خدا کا اس پر بڑا ہی فضل ہے۔ وہ خدا تو نہیں مگر اس کے ذریعہ سے ہم نے خدا کو دیکھ لیا ہے۔ اس کا مذہب جو ہمیں ملا ہے خدا کی طاقتوں کا آئینہ ہے۔ اگر اسلام نہ ہوتا تو اس زمانہ میں اس بات کا سمجھنا محال تھا کہ نبوت کیا چیز ہے اور کیا معجزات بھی ممکنات میں سے ہیں اور کیا وہ قانون قدرت میں داخل ہیں۔ اس عقدہ کو اس نبی کے دائمی فیض نے حل کیا اور اسی کے طفیل سے اب ہم دوسری قوموں کی طرح صرف قصہ گو نہیں ہیں بلکہ خدا کا نور اور خدا کی آسمانی نصرت ہمارے شامل حال ہے۔ ہم کیا چیز ہیں؟ جو اس شکر کو ادا کر سکیں کہ وہ خدا ہے جو دوسروں پر مخفی ہے۔ اور وہ پوشیدہ طاقت جو دوسروں سے نہاں در نہاں ہے وہ ذوالجلال خدا محض اس نبی کریمؐ کے ذریعہ سے ہم پر ظاہر ہو گیا۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۹-۱۰ خاتمۃ الکتاب)

(۲) اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں نہ آتے اور قرآن شریف نازل نہ ہوتا اور وہ برکات ہم بچشم خود نہ دیکھتے جو ہم نے دیکھ لئے تو ان تمام گزشتہ انبیاء کا صدق ہم پر مشتبہ رہ جاتا۔ کیونکہ صرف قصوں سے کوئی حقیقت حاصل نہیں ہو سکتی اور ممکن ہے کہ وہ قصے صحیح نہ ہوں اور ممکن ہے کہ وہ تمام معجزات جو ان کی طرف منسوب کئے گئے ہیں وہ سب مبالغات ہوں کیونکہ اب ان کا نام و نشان نہیں بلکہ ان گزشتہ کتابوں سے تو خدا کا پتہ بھی نہیں لگتا اور یقیناً سمجھ نہیں سکتے کہ خدا بھی انسان سے ہمکلام ہوتا ہے۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے یہ سب قصے حقیقت کے رنگ میں آ گئے۔ اب ہم قال کے طور پر بلکہ حال کے طور پر اس بات کو خوب سمجھتے ہیں کہ مکالمہ الٰہیہ کیا چیز ہوتا ہے اور خدا کے نشان کس طرح ظاہر ہوتے ہیں اور کس طرح دعائیں قبول ہو جاتی ہیں اور یہ سب کچھ ہم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے پایا اور جو کچھ قصوں کے طور پر غیر قومیں بیان کرتی ہیں وہ سب کچھ ہم نے دیکھ لیا۔ پس ہم نے ایک ایسے نبی کا دامن پکڑا ہے جو خدا نما ہے۔"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۲۸۸ - ۲۸۹)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۶۴ء

فاعتبروا یا اولی الابصار

"ماہر القادری" کا ایک مضمون "مولانا مودودی" کے زیر عنوان بطور مودودی صاحب کے قصیدہ کے ہفت روزہ "شہاب" میں شائع ہوا ہے۔ یاد رہے کہ مودودی صاحب پر فساد فی الارض کے الزام کی بنا پر حکومت نے آجکل پھر پابندی لگائی ہوئی ہے اور ان کی "جماعت اسلامی" کو غیر قانونی قرار دیا ہوا ہے۔

ہمیں اس "در مدح خود" مضمون کا نوٹس لینے کی ضرورت نہ تھی۔ مودودی صاحب کے "فین" چاہے ان کو عرش پر چڑھا دیں ہمارا اس میں کچھ نہیں بگڑتا تاہم ماہر القادری صاحب نے اپنے اس مضمون میں چونکہ "احمدیوں" کا جن کو اپنے اخلاق کی وجہ سے قادیانی لکھتے ہیں بھی ذکر کیا ہے اس لئے ہمیں مجبوراً اسکے متعلق قلم اٹھانا پڑا ہے۔ پہلے وہ مختلف عنوان ملاحظہ ہوں جو اس مضمون پر لگائے گئے ہیں:-

(۱) جو لادینی افکار کے ہر محاذ پر سینہ سپر اور نبرد آزما رہے۔

(۲) جن کی کتابیں کم و بیش بیس مختلف زبانوں میں ترجمہ ہوئی ہیں۔

(۳) علامہ اقبال جن کی کتاب "الجہاد فی الاسلام" کے خصوصی قدردان اور مداح تھے۔

(۴) وہی آج اثبات جرم کے بغیر جیل میں ڈال دئے گئے ہیں۔ آخر کیوں؟"

(شہاب ۵/۶۴-۱۰ صٓ)

آخر ہیں ہوا کیوں؟" ارشاد ہوتا ہے اس کا صحیح جواب تو حکومت ہی دے سکتی ہے لیکن ہم یہاں صرف اتنا عرض کرنا چاہتے ہیں کہ آخر یہ امر آپ کے لئے بھی سوچنے کے قابل ہے کہ اتنی بڑی خوبیوں کے مالک کو آخر مسلمانوں کی ایک نہیں تقریباً ساری پاکستانی حکومت نے ملک و قوم کے لئے کیوں خطرناک قرار دیا ہے سوال یہ ہے کہ کیا اس کی یہ وجہ ہو سکتی ہے کہ مہاجبانہ تو اندر خود تو مسلمان نہیں مگر جو شخص اسلام کے نام پر اتنا کچھ کرتا ہے پر مسلمانوں کی حکومتیں اس کو برداشت نہیں کر سکتیں۔

یہاں تک ہمارا خیال ہے نہ صرف مودودی صاحب بلکہ خود مودودی صاحب بھی بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ قائد اعظم پاکستان میں قرآن کریم کے اصولوں کے مطابق حکومت ... [illegible] اگرچہ مودودی صاحب نے اپنی کتاب سیاسی کشمکش حصہ ۳ میں اسکی نہایت زبردست تردید کی ہے اور یہاں تک کہا ہے کہ پاکستان کے لئے جدوجہد کرنیوالے جس جہنم میں جائیں جائیں ہمیں اس کی کچھ پرواہ نہیں ہے۔ (سیاسی کشمکش حصہ ۳)

یہ نہیں کہ مودودی صاحب نے جو کچھ کیا کسی غلط فہمی میں مبتلا ہو کر کیا بلکہ انہوں نے جو کیا بدبدا کر کیا اور کسی پہلو سے کسی اندھیرے میں نہیں رہے۔ اس کا ثبوت اس حوالہ سے بھی ملتا ہے جو مودودیوں نے بزعم خود مودودی صاحب کی بریت کے لئے اچھالنے کی کوشش کی ہے۔

"مولانا مودودی کے پرائیویٹ سیکرٹری مسٹر قمر الدین خاں کے ایک مضمون کا حوالہ دیا گیا ہے جس میں انہوں نے بتایا ہے کہ ۱۹۴۱ء میں مولانا مودودی کی ہدایت پر میں قائد اعظم سے سلار راجہ محمود آباد کی مدد سے گل رعنا دہلی میں ملاقات ہوئی۔ قائد نے ۴۵ منٹ تک میری باتیں پوری توجہ سے سنیں اور کہا کہ میں مولانا مودودی کی خدمات کو سراہتا ہوں لیکن برصغیر کے مسلمانوں کے لئے ایک آزاد وطن کا حصول ان کے اصلاحی کردار سے فوری معاملہ ہے۔ جماعت اسلامی اور مسلم لیگ میں کوئی تصادم نہیں ہے۔ جماعت اعلیٰ مقصد کے لئے کام کر رہی ہے اور مسلم لیگ فوری حصول کے لئے جدوجہد کر رہی ہے۔ اگر یہ فوری مقصد حاصل نہ ہو سکا تو جماعت کا کام دشوار ہو جائے گا۔" (شہاب ۲/۶۴-۲ صٓ۱۳)

اس حوالہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ قائد اعظم مودودی صاحب کے متعلق کوئی برا خیال نہیں رکھتے تھے بلکہ وہ مودودی صاحب سے وقت کے لحاظ سے صراطِ مستقیم اختیار کرنے کے خواہشمند تھے اور انہوں نے جو اپنی رائے ظاہر کی تھی وہ روپیہ میں سولہ آنے درست تھی۔ افسوس ہے کہ مودودی صاحب نے اپنی ضدی طبیعت کی وجہ سے ایسے دانشورانہ مشورہ کو قبول نہ کیا اور اس کے باوجود پاکستان کے تعلق میں اپنے غلط موقف پر ڈٹے رہے جیسا کہ سیاسی کشمکش کے حصہ ۳ سے واضح ہے۔

سوال یہ ہے کہ جو قصیدہ ماہر القادری صاحب نے مودودی صاحب کا لکھا ہے اور جو علمی وغیرہ کمالات مودودی صاحب کے انہوں نے گنوائے ہیں اگر وہ سو فیصدی درست بھی ہوں تو پھر بھی اس سے یہ کہاں نتیجہ نکلتا ہے کہ جس وجہ سے حکومت نے مودودی صاحب پر پابندی لگائی ہے وہ غلط ہے۔ دنیا میں ہزاروں نہایت قابل اور علم میں بے بدل ایسے لوگ ہوئے ہیں جنہوں نے اپنے کمالات علمی کے باوجود فساد فی الارض کو ہوا دی اور اپنی ایک طبعی لغزش کی وجہ سے ملک و قوم کو مصیبتوں میں ڈالا۔ اسکی مثالیں اسلامی تاریخ میں بھی بکثرت موجود ہیں کہ بعض ذہین اور طباع لوگوں نے ملک و قوم کو فساد فی الارض میں مبتلا کیا۔ حالانکہ مودودی صاحب کے علمی کارناموں کے متعلق ان کے "فینوں" کا محض حسن ظن ہی ہے۔

اس کی مثال کہ مودودی صاحب یا تو عالم قطعاً نہیں اور یا وہ علم کے باوجود اپنی افتاد طبع سے مجبور ہیں اور اس غرض کے لئے وہ اپنی بیانی قوتوں کو ایسے طریقے سے استعمال کر سکتے ہیں کہ جن سے ایک بار تو لوگ متاثر ہو جاتے ہیں مگر بعد میں سوچتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے جو اپنی علمیت کا اظہار فرمایا ہے وہ محض سطحی اور پراپیگنڈہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ مگر حقیقت میں آپ صحیح علم اور اس کے صحیح استعمال کی قوتوں سے بے بہرہ ہیں اس کی ایک مثال ماہر القادری کے مندرجہ ذیل حوالے میں ملتی ہے۔ آپ اسی مضمون میں مودودی صاحب کی قصیدہ گوئی میں فرماتے ہیں:-

"اسی طرح مولانا مودودی نے قادیانیت کے رد میں جو رسالہ لکھا تھا اس کے قبول عام کا یہ عالم تھا کہ تھوڑی سی مدت میں ایک لاکھ سے بھی زیادہ تعداد میں ہاتھوں ہاتھ نکل گیا، اسی حق گوئی کے جرم میں مولانا مودودی کو پھانسی کی سزا کا حکم سنایا گیا اور اس حکم کو سن کر اس مرد مجاہد اور شمعِ ختم نبوت کے پروانے کی پیشانی پر بل تک نہ آیا، اللہ تعالیٰ کو مودودی سے اپنے دین کی خدمت لینا مقصود تھی کہ پاکستان اور دوسرے اسلامی ممالک کے پرزور احتجاج کے دباؤ سے مولانا کی سزائے موت کو سزائے قید سے بدل دیا گیا اور پھر سال ڈیڑھ سال کے بعد وہ رہا کر دئے گئے۔ مولانا مودودی کا یہ رسالہ جھوٹی نبوت کی تردید میں حرفِ آخر ہے۔"

(شہاب ۵/۶۴-۱۰ صٓ۶)

لطف یہ ہے کہ خود آپ ہی نے اس تتمہ کو اہم ترین سمجھ کر زیر خط کر دیا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مودودی صاحب کی تصنیف قادیانی مسئلہ کو پڑھ کر ایک عام احمدی طالب علم بھی آپ کی شان علمیت پر قہقہہ مار دیتا ہے۔ مودودی صاحب نے بزعم خود یہ کتابچہ اس وقت تحریر فرمایا تھا جب احراریوں کی دیکھا دیکھی آپ بھی منحا لفت احمدیت کا سہرا اپنے طرّہ میں لگانے کے لئے بیتاب تھے۔ ماہر القادری اس کتابچہ کی تعریف میں لکھتے ہیں کہ "تھوڑی سی مدت میں ایک لاکھ سے بھی زیادہ تعداد میں ہاتھوں ہاتھ نکل گیا"

فرض کیجئے کہ یہ درست ہے تو کیا اس سے یہ معلوم معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی بڑا عالمانہ کتابچہ ہے؟ ماہر القادری صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ احمدیت کے خلاف یہ محض "جھوٹوں کا پلندہ" ہے اور کچھ بھی نہیں۔ کیا کسی کتابچہ کا تھوڑی سی مدت میں لاکھوں کی تعداد میں ہاتھوں ہاتھ نکل جانا کتابچہ کی عالمانہ حیثیت پر دلالت کرتا ہے؟ ماہر القادری صاحب کو معلوم ہے کہ سٹینار تھ پرکاش اب تک کروڑوں کی تعداد میں ہاتھوں ہاتھ نکل چکی ہے پھر "لیڈی چیٹرلی" کے متعلق کیا خیال ہے آپکا؟ فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت نے اس کتابچہ کا ذکر بھی کیا ہے۔

"بلکہ اس کے (اظہار تاسف۔ ناقل) برعکس اس جماعت (جماعت اسلامی۔ ناقل) کے بانی نے آگ اور خون کے اس ہولناک ہنگامے کے درمیان "قادیانی مسئلہ" کا بم پھینک دیا۔"

(تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ (اردو) صٓ۲۷۱)

اگر ماہر القادری کے دل میں ذرا بھی خدا خوفی کا جذبہ ہوتا تو وہ مودودی صاحب کے قصیدہ میں اس واقعہ کو بیان کرنے کی بجائے اس قدر روتے کہ ان کی گھگھی بندھ جاتی۔

غور فرمایئے۔ یہ "آگ اور خون کا ہولناک ہنگامہ" ایک ایسی جماعت کے خلاف برپا کیا گیا تھا جو خاموشی سے اسلام کی اشاعت کا کام کر رہی ہے جس کا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دنیوی سہارا نہیں۔ تمام علمائے اسلام۔ تمام دوسرے دنیوی سامان مودودی صاحب کے ساتھ تھے۔ یہاں تک کہ اس وقت کے مسلم لیگی لیڈر اور دیگر طاقتور عناصر بھی مودودی صاحب کے ساتھ تھے۔ جن علماء اور جن عناصر سے بعد میں مودودی صاحب نے کھلم کھلا بے وفائی کی مگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے حالات نے اچانک ایسا پلٹا کھایا کہ وہ شخص جس نے جماعتِ احمدیہ کو اقلیت قرار دلانے کے لئے اتنے سامانوں کے زعم پر مطالبہ کیا تھا خود ہی جیل میں چلا گیا اور اس کو پھانسی کی سزا کا حکم ہوا اور اس کی جماعت تتر بتر ہو گئی۔ خدا تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا کر کے ذرا اس سارے معاملہ پر غور کیجئے۔ کیا اس میں اللہ تعالیٰ کا ہاتھ کام کرتا ہوا نظر نہیں آتا۔ آپ مخالفین حق کی طرح اس کی لاکھوں توجیہیں کریں مگر تاریخ عالم پر یہ حقیقت سنہری اور روشن حروف سے لکھی جا چکی ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام انی مع الافواج اتیک بغتۃً یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں فوجیں لے کر اچانک تیری مدد کے لئے آؤنگا نہایت شان سے پورا ہوا۔

آپ بے شک اس کو نہ سمجھیں ہمیشہ ایسا ہی ہوتا آیا ہے۔ مگر اس سے احمدیوں

(باقی صٓ۷ پر)

صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید انجمن احمدیہ اور وقف جدید انجمن احمدیہ

کے متعلق

مجلس شوریٰ ۱۹۶۴ء کی سفارشات

از مکرم مولوی عبدالرحمن صاحب انور سیکرٹری مجلس شوریٰ

نظارت اصلاح و ارشاد (بسلسلہ تجویز ۶ مندرجہ ایجنڈا)

الف۔ مرکز اور جماعتوں کی طرف سے ملازمتوں اور تجارتوں سے فارغ شدہ دوستوں کو تحریک کی جائے کہ وہ قرآن کریم حفظ کریں۔

ب۔ معلمین و مربیان و دیگر کارکنان کو بھی تحریک کی جائے کہ وہ قرآن کریم حفظ کریں۔ جو معلمین و مربیان و دیگر کارکنان اس تحریک پر عمل کرتے ہوئے قرآن مجید حفظ کر لیں۔ انہیں دیگر اس قسم کے ملازمین پر فوقیت دی جائے۔

ج۔ مرکز میں ایک حافظ کلاس جاری ہے لیکن اس میں طلباء کی کمی ہے۔ بیرونی جماعتوں کو اپیل کی جائے کہ وہ اپنے بچے اس جماعت میں داخل کریں۔ لیکن چونکہ بعض والدین چھوٹے بچوں کو اپنے سے جدا کرنے پر رضامند نہیں ہوتے۔ اس لئے بیرونی جماعتوں کو اپنے اپنے ہاں حافظ کلاس جاری کرنی چاہیئے۔ اگر کسی جماعت میں کم از کم پانچ طلباء حافظ کلاس میں داخل ہوں تو صدر انجمن احمدیہ اس کلاس کو چلانے کے لئے نصف اخراجات ادا کرے۔

مجلس شوریٰ نے یہ بھی سفارش کی کہ جو جماعتیں دو ماہ کے اندر اندر اطلاع دے دیں کہ وہ اپنی جگہ حافظ کلاس جاری کریں گی۔ ان میں سے گرانٹ کے لئے دس جماعتوں کا انتخاب ناظر صاحب اصلاح و ارشاد کریں گے۔

د۔ اس وقت ربوہ کی حافظ کلاس میں صرف صبح کے وقت تعلیم دی جاتی ہے اور وہ سب چھٹیاں بھی کی جاتی ہیں جو کہ عام سکولوں کے لئے مقرر ہیں۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ طلباء اتنی جلدی قرآن کریم حفظ نہیں کر سکتے جتنی جلدی کہ انہیں کرنا چاہیئے۔ لہٰذا یہ سفارش کی جاتی ہے کہ حافظ کلاس میں دونوں وقت تعلیم دی جائے۔ اور سوائے جمعہ یا عیدین کے دوسری تعطیلات نہ دی جائیں اور اگر یہ محسوس ہو کہ ایک معلم اتنا کام نہیں کر سکتا تو دوسرے حافظ معلم کی خدمات حاصل کی جائیں۔

(ہ) چونکہ حفظ کرنے والے بچوں کو کافی دماغی کام کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے علاوہ مناسب غذا کے انہیں دودھ بھی دیا جائے۔

(بسلسلہ تجویز ۷ مندرجہ ایجنڈا)

ربوہ میں جامعہ مسجد نقشہ کے مطابق تعمیر کروائی جائے اور اس کے لئے بجٹ ۶۵-۱۹۶۴ء میں ایک لاکھ روپیہ مشروط آمد رکھا جائے۔

نیز مجلس مشاورت یہ سفارش کرتی ہے کہ صدر انجمن احمدیہ مسجد مبارک کی توسیع پر فوری طور پر غور کرے۔ تاکہ وہ موجودہ ضروریات کے لئے مکتفی ہو سکے۔

نظارت بہشتی مقبرہ (بسلسلہ تجویز ۵ مندرجہ ایجنڈا)

مجلس مشاورت ۱۹۵۲ء کی رپورٹ ۵ ایڈ موصی کے تصدیقی فارموں کے متعلق مصدقین کا بیان حلفیہ لیا جانا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اس فیصلہ کی روشنی میں فارم کے مروجہ الفاظ یہ ہیں۔

"میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وصیت کرنے والا ....."

مجلس شوریٰ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی قسم کی بجائے مصدقین کا بیان ان الفاظ میں ہونا چاہیئے۔

"میں پورے صدق اور دیانت سے تصدیق کرتا ہوں کہ میرے علم کے مطابق وصیت کرنے والا ....."

نظارت علیا (بسلسلہ تجویز ۲ مندرجہ ایجنڈا)

گولڈن جوبلی منانے کو مفتی سلسلہ کی طرف سے بدعت قرار دیا گیا ہے۔ مجلس شوریٰ یہ سفارش کرتی ہے کہ اس معاملہ کو مجلس افتاء میں پیش کر دیا جائے۔ اگر وہ موجودہ فتوے کی تصدیق کرے۔ تو پھر جوبلی منانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن اگر مجلس افتاء اس جشن کو کسی صورت میں شرعی پابندیوں کے ساتھ جائز قرار دے۔ اور حضور اس کی تصدیق فرما دیں۔ تو پھر مجلس افتاء ایک سب کمیٹی مقرر کرے۔ جو اسے عملی جامہ پہنانے کی غرض سے تجاویز نگران بورڈ میں پیش کرے۔

دفتر صدر صدر انجمن احمدیہ (بسلسلہ تجویز نمبر ۲ مندرجہ ایجنڈا)

الف۔ نگران بورڈ قائم رہنا چاہیئے۔

ب۔ ممبران نگران بورڈ کی کل تعداد دس ہونی چاہیئے۔ جن میں سے ایک ممبر مشرقی پاکستان کا صوبائی امیر ہوگا تین ممبران صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ۔ صدر صاحب تحریک جدید۔ اور صدر صاحب وقف جدید ہوں۔ اور چھ ممبران ان کے علاوہ ہوں گے۔

ج۔ نگران بورڈ کے ممبران کا انتخاب امراء اضلاع و علاقائی امرا پاکستان کریں گے۔ کراچی کے امیر ضلع کے امیر شمار ہوں گے۔ یہ ممبر امراء سے بھی چنے جا سکتے ہیں اور باہر سے بھی۔

د۔ ممبران تین سال کے لئے چنے جائیں بعد کے انتخابات میں ان کا چناؤ ممنوع نہ ہوگا۔

فرائض نگران بورڈ

ہ۔ صدر انجمن احمدیہ۔ تحریک جدید۔ وقف جدید کے کاموں کی نگرانی کرنا۔

و۔ جماعت کی ترقی کی تجاویز کرنا۔

ز۔ صدر انجمن احمدیہ۔ تحریک جدید۔ اور وقف جدید میں رابطہ قائم رکھنا۔

ح۔ ۲/۳ کی اکثریت سے جو امر فیصلہ کیا جائے۔ وہ متعلقہ ادارہ کے لئے قابل پابندی ہوگا۔

ط۔ صدر نگران بورڈ تین سال کے لئے منتخب کیا جائے۔ صدر کا انتخاب ممبران نگران بورڈ اپنے میں سے کریں گے۔ ہر سہ ادارہ جات کے صدر بطور صدر نگران بورڈ نہیں ہو سکیں گے۔ صدر کا انتخاب محض اکثریت سے ہوگا۔

ی۔ مناسب بجٹ کا انتظام صدر انجمن احمدیہ کرے گی۔

نوٹ:۔ حضور کی طرف سے ممبران نگران بورڈ اور صدر نگران بورڈ کی منظوری حاصل ہو کر الفضل مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۶۴ء میں شائع ہو چکی ہے۔

نظارت بیت المال (بسلسلہ تجویز ۱ مندرجہ ایجنڈا)

مجلس شوریٰ یہ سفارش کرتی ہے کہ کہ مشرقی پاکستان میں وہی مالی نظام قائم کیا جانا ضروری ہے۔ جو مغربی پاکستان میں رائج ہے۔ یعنی

(۱) مقامی جماعتوں کو کس طرح سے گرانٹ دی جایا کرے۔ جس طرح یہاں دی جاتی ہے۔ یہ گرانٹ بالعموم چندہ کی تسلی بخش وصولی کی صورت میں دس فیصدی تک ہوتی ہے۔

(۲) مشرقی پاکستان کی صوبائی انجمن کو جو گرانٹ اس وقت دی جاتی ہے۔ وہ بند کر دی جائے۔

(۳) صوبائی انجمن کی ضروریات کو دو حصوں پر تقسیم کر دیا جائے۔

الف۔ تبلیغی اور تربیتی ضروریات جس میں اشاعت لٹریچر۔ رسالہ احمدی تعلیم اور رسالہ جلسہ شامل ہیں۔ ان امور کے لئے مرکز سلسلہ خود انتظام کرے گا۔

ب۔ صوبائی امیر و دیگر عہدہ داران کے اخراجات سفر مہمان نوازی۔ ڈاک۔ ہیڈ کلرک۔ کلرک۔ دار التبلیغ۔ امداد غرباء اور ہنگامی اخراجات وغیرہ کے لئے مرکز مناسب گرانٹ دے گا۔ اس وقت دس ہزار روپیہ گرانٹ کی سفارش کی جاتی ہے۔ تفاصیل صدر انجمن احمدیہ بعد میں طے کرے۔ تفاصیل طے کرتے وقت امیر صاحب مشرقی پاکستان کا مشورہ حاصل کیا جائے۔

بسلسلہ تجویز ۳ مندرجہ ایجنڈا

دفاتر کے عملہ کی چھان بین کے لئے جو کمیشن حضرت صدر صاحب نگران بورڈ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ مشاورت ۱۹۶۳ء کے مطابق مقرر فرمایا تھا۔ اس نے عملہ میں کوئی کمی بیشی تجویز نہیں کی۔ اس لئے مجلس شوریٰ حضور کی خدمت میں اس رپورٹ کی منظوری کی سفارش کرتی ہے۔

بسلسلہ تجویز ۴ مندرجہ ایجنڈا

جماعت احمدیہ کراچی کی تجویز کہ حضور کے ارشاد فرمودہ ۱۹۶۲ء کی روشنی میں لاہور۔ راولپنڈی پشاور۔ کوئٹہ۔ چٹاگانگ اور راجشاہی

میں مرکز قائم کئے جائیں جن کے قیام کی ذمہ داری مرکز سلسلہ پر ہو۔ ان مراکز میں مساجد۔ لائبریریاں مہمان خانے اور مربی سلسلہ کی قیام گاہ بھی ہو اس کے بارہ میں مجلس شوریٰ سفارش کرتی ہے کہ نگران بورڈ اس پر غور کرے اور جو مناسب سمجھے فیصلہ کرے۔

بسلسلہ تجویز ۹ مندرجہ ایجنڈا

میزانیہ صدر انجمن احمدیہ بابت سال ۶۵-۶۴ء کے متعلق مجلس شوریٰ نے متعدد ترامیم کو شامل بجٹ کرنے کی سفارش کی ہے۔ ان ترامیم کے نتیجہ میں مجلس شوریٰ صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ ۶۵-۶۴ء میں ۲۸،۸۷،۲۶۴ روپے آمد اور اسی قدر خرچ کی منظوری کی سفارش کرتی ہے ربوہ کی جامع مسجد کے لئے ایک لاکھ روپیہ مشروط بآمد اس کے علاوہ ہوگا۔

مندرجہ بالا سفارشات جب حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش ہوئیں تو حضور نے فرمایا جملہ سفارشات منظور ہیں۔

تحریک جدید انجمن احمدیہ کے متعلق مجلس شوریٰ ۱۹۶۴ء کی سفارشات بسلسلہ تجویز نمبر ۱ مندرجہ ایجنڈا

گزشتہ سال کی نسبت دفتر دوم کی آمد میں ۵ ہزار روپیہ کا اضافہ اور بقایا جات کی وصولی میں دس ہزار روپیہ کی زیادتی کو یقینی امر بنانے کے لئے حسب ذیل اقدامات کئے جائیں

الف۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی روشنی میں مجلس خدام الاحمدیہ تحریک جدید کے دفتر دوم کے بارہ میں پہلے کی نسبت زیادہ ذمہ داری ڈالی جائے حضور نے سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ ۱۹۵۵ء کے موقعہ پر تحریک جدید کے تعلق میں ان کی ذمہ داری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا

میں نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ کو بار اس لئے اکٹھا یا ہے کہ جماعت کے نوجوانوں کو دین کی طرف توجہ دلاؤں۔ سو میں سب سے پہلے ان کے سپرد یہ کام کرتا ہوں اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے ایمان کا ثبوت دیں گے اور آگے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے اور کوئی نوجوان ایسا نہیں رہے گا جو دفتر دوم میں شامل نہ ہو اور کوشش کریں کہ ساری کی ساری رقم وصول ہو جائے۔

(ب) افراد کے بقایا جات سے ان کی جماعت کے عہدیداران متعلقہ کو بھی مطلع کیا جائے تا کہ مرکز کے براہ راست مطالبہ کے ساتھ عہدیداران بھی مؤثر رنگ میں دباؤ ڈال سکیں۔

ج۔ انسپکٹران کی تعداد میں مناسب اضافہ کیا جائے اور اگر بجٹ اس کا متحمل نہ ہو تو ممالک بیرون سے آئے ہوئے مبلغین کے دورے جماعتوں میں کروائے جائیں۔

د۔ مقامی جماعتوں میں سیکرٹریان تحریک جدید اور وقف جدید کو زیادہ مفید اور مؤثر وجود بنانے کے لئے انہیں جماعتوں کی مجلس عاملہ کا رکن بنایا جائے

۸:۔ جو نیئر کوارٹرز کے سامنے ان کے بیرونی صحنوں کی تعمیر کے لئے پختہ دیوار بنانے کا معاملہ نگران بورڈ میں زیر غور لایا جائے۔ ان ریمارکس کے ساتھ مجلس شوریٰ تحریک جدید کے بجٹ ۶۵-۶۴ء میں متوقع آمد بقدر ۳۲،۴۸،۷۷ روپیہ اور اسی قدر مجوزہ خرچ کی منظوری کی سفارش کرتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے فرمایا شوریٰ کی یہ جملہ سفارشات منظور ہیں۔

وقف جدید انجمن احمدیہ کے متعلق مجلس شوریٰ ۶۴ء کی سفارشات

وقف جدید کی آمد بڑھانے کے لئے مجلس شوریٰ حسب ذیل ذرائع تجویز کرتی ہے:۔

الف۔ مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب زیادہ سے زیادہ جماعتوں میں دورے کریں خصوصاً ضلع وار نظام کے ماتحت جہاں عہدیداران کے اجلاس ہوں وہاں شمولیت فرمادیں۔

(ب) جس طرح تحریک جدید کے دفتر دوم کو خاص اعانت کی ذمہ داری مجلس خدام الاحمدیہ پر ڈالی گئی ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی خدمت میں سفارش کی جاتی ہے کہ وقف جدید کی خاص اعانت کی ذمہ داری مجلس اطفال الاحمدیہ پر ڈالی جائے جو اس امر کی نگرانی کرے کہ وقف جدید کے مالی جہاد میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے ارشادات کی تعمیل میں ہر فرد جماعت کم از کم چھ روپے سالانہ ادا کرے البتہ صاحب حیثیت احباب ضرور چھ روپے سے زیادہ اپنی مالی استطاعت کے شایان شان حصہ لیں۔

ج۔ ضلعی نظام کو بھی مذکورہ بالا امور کی نگرانی کے لئے مکلف کیا جائے

د۔ لٹریچر کی طباعت کے سلسلہ میں صدر انجمن احمدیہ اور وقف جدید کے کاموں میں ہم آہنگی پیدا کی جائے اس غرض کے لئے ایک پلاننگ بورڈ تشکیل کیا جائے جس میں صدر انجمن احمدیہ اور وقف جدید کے ممبرز ہوں اور اگر ضرورت ہو تو مجالس انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے اراکین کو بھی شامل کر لیا جائے اس بورڈ کا فرض ہوگا کہ لٹریچر کی ضرورت کی پلاننگ کرے

۸۔ یہ سفارش بھی کی جاتی ہے کہ حتی المقدور صدر انجمن احمدیہ اور انجمن وقف جدید ایک دوسرے کو مفت لٹریچر مہیا کرنے میں تعاون کریں۔

۹۔ ان تصریحات کے ساتھ مجلس شوریٰ انجمن وقف جدید کے بجٹ سال ۶۵-۶۴ء کے ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے آمد و خرچ میں بیس ہزار روپیہ کا اضافہ تجویز کر کے کل بجٹ بقدر ایک لاکھ ستر ہزار روپیہ منظور کئے جانے کی سفارش کرتی ہے اس بیس ہزار روپیہ میں سے پندرہ ہزار روپیہ معلمین اور پانچ ہزار روپیہ سائر اخراجات میں ڈالا جائے

۴ جیسے وقف جدید مناسب طور پر تفصیلی مدات میں تقسیم کر دے۔ معلمین کی تعداد بھی ۶۵-۶۴ء میں اسّی سے بڑھا کر کم از کم سو تک پہنچائی جائے۔

حضور نے فرمایا جملہ سفارشات منظور ہیں

(دستخط) حضور

تعلیم الاسلام سکول کھاریاں کے لئے اساتذہ کی ضرورت

تعلیم الاسلام پرائمری سکول کھاریاں (جس کو ترقی دے کر مڈل سکول بنایا جارہا ہے) کے لئے مخلص اور تجربہ کار ریٹائرڈ اساتذہ کی ضرورت ہے۔ ایس وی۔ جے وی احمدی اساتذہ اپنے کوائف پر مشتمل درخواستیں اپنی جماعت کے امراء/پریذیڈنٹ صاحبان کی تصدیق کے ساتھ جلد از جلد مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوادیں۔ انگریزی پڑھا سکنے والے امیدواروں کو ترجیح دی جاوے گی۔

(چوہدری محمد عبد اللہ امیر جماعت احمدیہ کھاریاں ضلع گجرات)

ملازمین حضرات توجہ فرمائیں

ملازمین حضرات کے بارہ میں سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کا ارشاد گرامی حسب ذیل ہے۔ حضور انور فرماتے ہیں :۔

(۱) ہر سال جو سالانہ ترقی ملے اس میں سے پہلی ترقی مساجد (ممالک بیرون) کی تعمیر کے لئے ادا کریں۔

(۲) اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو تو وہ پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ مسجد فنڈ میں دیں۔

(۳) عارضی ملازمین جن کو ترقی نہیں ملتی ایک ماہ کی تنخواہ کا ½ دیں۔"

اکثر ملازمین کو ماہ مئی میں تنخواہوں کے بقایا جات ملتے ہیں نیز کئی ملازمین کو سالانہ ترقیاں مل رہی ہیں اس لئے ملازمین حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اپنے محبوب آقا حضرت اقدس فضل عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے مذکورہ بالا ارشاد مبارک کے پیش نظر اپنی سالانہ ترقیاں اور بقایا جات کا ایک حصہ تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

درخواستِ دُعا

۱۔ ہمارا امتحان اگلے ماہ شروع ہو رہا ہے میں سب احمدی طالب علموں کی نمایاں کامیابی کیلئے احباب سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

(مدثر سعید احمد - ۵۲ طارق ہال - انجنیئرنگ یونیورسٹی۔ لاہور)

۲۔ میرے بیٹے عبد الحفیظ خاں کی کامیابی کے لئے سب احمدی دوست دعا فرمائیں۔ اس کی ترقی کا معاملہ زیر غور ہے۔ (ملک اللہ رکھا۔ لائل پور)

۳۔ میرے خالو مکرم حاجی چوہدری علی محمد صاحب آف چک ۲۱۶ ج ب 9-R تین ماہ سے بوجہ بزرگی پیش بیمار چلے آرہے ہیں آجکل سول ہسپتال فورٹ عباس میں داخل ہیں۔ احباب جماعت و درویشان قادیان سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(شریف احمد کلوسوہلوی کارکن نظارت بیت المال۔ ربوہ)

۴۔ مولوی محمد شفیع صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب کو بیماری سے افاقہ ہو گیا تھا مگر دوبارہ شدت کا دورہ پڑا ہے جس کی وجہ سے وہ بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ماسٹر) غلام محمد امام الصلوٰۃ جماعتِ احمدیہ ننکانہ صاحب)

۵۔ میرے ایک غیر از جماعت دوست خان عبد اللہ خاں صاحب سابق انسپکٹر پولیس کا لڑکا ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو گیا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انکے کو صحت بخشے۔ آمین۔

(چوہدری عبد العزیز مربی ڈیرہ اسمٰعیل خان)

۶۔ میرے خالو ملک محمود احمد خاں صاحب ریلوے انجنیئر کچھ عرصہ سے پیٹ کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خداوند کریم ملک صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

(ملک سراج میر ولد ملک عبد الرحیم صاحب لاہور)

لیڈر

(بقیہ ۲)

کا ایمان المضاعف ہو گیا ہے۔ شجرۂ احمدیت کی جڑیں اور بھی گہری زمین میں گڑ گئی ہیں۔ اور اس کا پھیلاؤ اور بھی زیادہ ہو گیا ہے۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی حیاتِ مقدسہ پر ایک نظر

۱۹۶۳ء کے حالات

آپ کی عظیم الشان خدمات سلسلہ اور مسلسل دینی جہاد

مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

(قسط ۱۲)

جنوری ۱۹۶۳ء کے آخر میں درثمین اردو کا ایک تازہ ایڈیشن محترم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی نے بلاک تیار کروا کے شائع کیا اس کی ایک کاپی آپ کی خدمت میں موصول ہوئی تو آپ بے حد خوش ہوئے اور فرمایا:۔

"یہ بلاک اتنا خوبصورت اور دلکش ہے کہ اس درثمین کو دیکھ کر میرا دل باغ باغ ہو گیا"

آپ نے دوستوں کو اس کی زیادہ سے زیادہ خریداری کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ یہ شعر نہیں بلکہ ایک روحانی سحر ہے۔

(الفضل یکم فروری ۱۹۶۳ء)

فروری ۱۹۶۳ء میں آپ نے ایک نوٹ کے ذریعہ اس امر کی طرف راہنمائی فرمائی کہ گھبراہٹ اور اضطراب کے وقتوں کے لئے لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین ایک عجیب و غریب دعا ہے جو گھبراہٹ دور کرنے اور خدا کی رحمت کو جذب کرنے کی غیر معمولی تاثیر رکھتی ہے۔

(الفضل ۱۲ فروری ۱۹۶۳ء)

مارچ ۱۹۶۳ء میں جبکہ امتحانات شروع ہونے والے تھے آپ نے بچوں کو نصیحت فرمائی کہ امتحان میں اعلیٰ پوزیشن حاصل کرنے کے لئے جہاں مطالعہ اور محنت اور عرق ریزی کی ضرورت ہے وہاں چار اور باتوں کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے اول: یہ کہ ہر پرچہ دل میں دعا کر کے شروع کریں۔

دوم:۔ خط حتی الوسع صاف اور ستھرا رکھا جائے۔ سوم: پورا وقت لے کر امتحان کے کمرہ سے نکلا جائے۔ چہارم نظر ثانی ضرور کی جائے (الفضل ۱۰ مارچ ۱۹۶۳ء)

۲۲ مارچ کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت جماعت احمدیہ کی چوالیسویں مجلس مشاورت کا حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے افتتاح فرمایا اور پھر تینوں دن کی مکمل کارروائی آپ کی زیر صدارت عمل میں آئی (الفضل ۲۴ مارچ ۱۹۶۳ء)

مجلس مشاورت کے بعد آپ نے ایک نوٹ میں تحریر فرمایا کہ "مشاورت کے تینوں دن میں تو سردرد اور حرارت اور ہائی بلڈ پریشر میں مبتلا رہا۔ مگر یہ شکر کی بات ہے کہ مخلص دوستوں اور نوجوانوں نے کام کو فی الجملہ اچھے رنگ میں سنبھالے رکھا۔ اللہ تعالےٰ آئندہ بھی جماعت کا حافظ و ناصر ہو۔

(الفضل ۲۹ مارچ ۱۹۶۳ء)

۲۳ مارچ کو مجلس مشاورت میں آپ نے اعلان فرمایا کہ مزید تحقیق کے نتیجہ میں یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ بیعت اولیٰ ۲۳ مارچ کو نہیں بلکہ ۲۲ مارچ کو ہوئی تھی۔ اور چاند کے حساب سے وہ ۲۰ رجب کا دن تھا۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۶۳ء صفحہ ۱۱)

اپریل ۱۹۶۳ء میں قادیان کے ایک درویش حج بدل کے لئے جانے لگے تو آپ نے انہیں فرمایا کہ:۔

"اگر مدینہ منورہ جانے کا موقع میسر آئے تو رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر میری طرف سے محبت بھرا اسلام عرض کریں اور بیت اللہ کا ایک طواف میری طرف سے بھی ادا کریں۔

(الفضل ۵ اپریل ۱۹۶۳ء)

۱۹ اپریل کو خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام تربیتی کلاس جاری ہوئی۔ اس موقعہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے بھی ایک پیغام بھجوایا اور لکھا کہ "میرا احمدی نوجوانوں کے لئے یہ پیغام ہے کہ وہ دین کا علم سیکھیں اور پھر اس علم کو دلبری اگر حکمت اور موعظہ حسنہ کے رنگ میں اپنے عزیزوں اور دوستوں اور ہمسایوں تک پہنچائیں۔

(الفضل ۲۱ اپریل ۱۹۶۳ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب" حکومت مغربی پاکستان نے جب ضبط کر لی تو سب سے پہلے آپ نے ہی اسکے خلاف آواز بلند کی۔ اس فیصلہ کو انتہائی غیر منصفانہ قرار دیا۔

(الفضل ۳ مئی ۱۹۶۳ء)

مئی ۱۹۶۳ء میں آپ نے بچھڑے ہوئے رحجان کے متعلق جماعتوں کو انتباہ کیا اور فرمایا کہ رپورٹوں سے معلوم ہوا ہے کہ بعض کالی بھیڑیں موجود ہیں۔ جن کی اصلاح کی ضرورت ہے دوستوں کو چاہیئے کہ ان سے قطع تعلق کر کے بیزاری کا اظہار کریں اور ساتھ ہی مرکز میں بھی اطلاعی رپورٹ بھجوائیں اگر اس پر بھی ان کی اصلاح نہ ہو تو نظارت امور عامہ اور اصلاح و ارشاد میں ان کے خلاف تعزیری کارروائی کے لئے رپورٹ کی جائے۔ الفضل ۲۶ مئی ۱۹۶۳ء

۳۱ مئی کو آپ نے بڑی مسرت سے اعلان فرمایا کہ حکومت نے کتاب کی ضبطی کا فیصلہ واپس لے لیا ہے۔ ہم حکومت کے شکر گزار ہیں کہ آخر اس معاملہ میں اس نے دانشمندی اور انصاف پسندی کا ثبوت دیا اور اپنی غلطی محسوس کر کے اپنے نارواجبہ اور غیر منصفانہ حکم کو واپس لے لیا۔

(الفضل یکم جون ۱۹۶۳ء)

جون ۱۹۶۳ء میں میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکلنے پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر میاں محمد ابراہیم صاحب بی اے کے نام ایک مکتوب ارسال فرمایا جس میں سکول کا مجموعی نتیجہ ۹۰٫۲ نکلنے پر آپ نے بے حد خوشی کا اظہار فرمایا اور لکھا کہ

"میرا دل اس نتیجے کو پڑھ کر باغ باغ ہو گیا یہ نتیجہ خدا کے فضل سے نہایت درجہ قابل مبارکباد اور ہر جہت سے قابل تعریف ہے بعض گذشتہ سالوں میں مجھے جو شکایت تعلیم الاسلام ہائی سکول کے میٹرک کے نتیجہ کے متعلق پیدا ہوئی تھی وہ خدا کے فضل سے سب دور ہو گئی اور آپ کا داغ مکمل طور پر دھل گیا میری طرف سے آپ کو اور آپ کے عملہ کو بہت بہت مبارک ہو۔ (الفضل ۷ جون ۱۹۶۳ء)

جون ۱۹۶۳ء میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو انتڑیوں اور معدے میں سوزش نیز گھبراہٹ اور بے چینی کے علاوہ ایک نئی تکلیف یہ لاحق ہو گئی کہ آپ کے پراسٹیٹ بڑھ گئے۔ جس کی وجہ سے مثانہ سارا پیشاب خارج نہ کرتا۔ اسی وجہ سے کمزوری اور گھبراہٹ زیادہ ہو گئی۔ (الفضل ۲۱ جون ۱۹۶۳ء)

۲۰ جون ۱۹۶۳ء کو صبح سات بجے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ علاج کی غرض سے بذریعہ موٹر لاہور تشریف لے گئے۔" (الفضل ۲۹ جون)

یکم جولائی کی شام کو لاہور میں چار ڈاکٹروں کا ایک بورڈ نے جو تین سرجنوں اور ایک فزیشن پر مشتمل تھا۔ حضرت میاں صاحب موصوف کا طبی معائنہ کیا۔ ان کے مشورہ کے مطابق ۲ جولائی کو آپ میو ہسپتال تشریف لے گئے جہاں گردہ اور مثانہ کے چار پانچ ایکسرے لئے گئے اور خون اور پیشاب کا ٹسٹ بھی ہوا (الفضل ۵ جولائی ۱۹۶۳ء)

اس معائنہ میں اڑھائی گھنٹے تک میز پر لیٹے رہنے کی وجہ سے آپ کو بہت کوفت ہو گئی

(الفضل ۷ جولائی ۱۹۶۳ء)

۷ جولائی بروز بدھ حضرت میاں صاحب لاہور سے گھوڑا گلی تشریف لے گئے راستہ میں چند گھنٹوں کے لئے آپ نے جہلم میں قیام فرمایا اور دوستوں کو شرف ملاقات بخشا۔ پانچ بجے شام آپ راولپنڈی کے لئے روانہ ہو گئے (الفضل ۲۳ جولائی ۱۹۶۳ء)

راولپنڈی میں ساڑھے سات بجے شام آپ پہنچے مقامی جماعت کی طرف سے مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ اس موقعہ پر حضرت میاں صاحب موصوف نے تفصیل سے مقامی جماعت کے حالات دریافت فرمائے

دوسرے دن ۸ جولائی کو ساڑھے سات بجے صبح آپ بذریعہ کار گھوڑا گلی تشریف لے گئے۔

(الفضل ۱۳ جولائی ۱۹۶۳ء)

گھوڑا گلی میں دو تین روز تو طبیعت بہتر رہی لیکن بعد میں کبھی قبض اور کبھی اسہال کی شکایت ہو جاتی رہی۔ کمزوری اور گھبراہٹ کی شکایت بدستور جاری رہی۔ (الفضل ۲۷ جولائی ۱۹۶۳ء)

۷ اگست کو آپ گھوڑا گلی سے قریباً ڈھائی بجے بعد دوپہر بذریعہ کار لاہور تشریف لے آئے

(الفضل ۹ اگست ۱۹۶۳ء)

۲۰ اگست کو آپ نے اپنی صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

"میری کمزوری دن بدن بڑھ رہی ہے رات کے وقت گھبراہٹ میں بہت اضافہ ہو جاتا ہے۔ بخار بھی ہو گیا ہے۔ میں بہت کمزور ہو گیا ہوں۔ اللہ تعالےٰ مجھ پر رحم فرمائے۔

(الفضل ۲۲ اگست ۱۹۶۳ء)

۲۲ اگست کو آپ نے فرمایا:۔

"میری بیماری لمبی ہو گئی ہے اور کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ کل مجھے بے حد گھبراہٹ اور ضعف رہا اور ٹانگوں میں بھی بہت کمزوری ہے۔ الفضل ۲۵ اگست ۱۹۶۳ء

۳۱ اگست کو آپ کو ۱۰۳ درجہ کے قریب بخار رہا۔ لیکن یکم ستمبر کو ٹمپریچر ۱۰۸ تک پہنچ گیا۔ اور غنودگی زیادہ ہو گئی۔ آخر ۲ ستمبر ۱۹۶۳ء شام کو چھ بج کر ۴۰ منٹ پر ۳۴ ریس کورس روڈ لاہور میں آپ اس جہان فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرما گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(الفضل ۴ ستمبر ۱۹۶۳ء)

آپ کا جنازہ لاہور سے رات کے سوا دس بجے روانہ ہو کر ساڑھے تین بجے رات ربوہ پہنچا چار بجے صبح میت کو مولانا جلال الدین شمس محترم شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی اور محترم حکیم عبد اللطیف صاحب شاہد نے غسل دیا غسل دینے میں مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل مکرم سید مبارک احمد شاہ صاحب اور مکرم حمید احمد صاحب اختر ابن مکرم عبد الرحیم صاحب مرحوم مالیر کوٹلوی نے بھی حصہ لیا۔ بعد ازاں

(باقی [illegible] پر)

درخواست دُعا

۳۰ اپریل کو ختم ہونے والے مالی سال میں جن جماعتوں کی وصولی نہایت اعلیٰ ہے۔ یا کسی حد تک قابل قدر ہے ان کی فہرست دعا کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں پیش کر دی گئی ہے یہ فہرست اخبار الفضل میں اسلئے شائع کی جا رہی ہے کہ بزرگان سلسلہ صحابہ کرام اور دوسرے احباب بھی دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان جماعتوں کے احباب اور عہدہ داروں کے ایمانوں کو بڑھائے ان کے جان و مال میں برکت ڈالے! ور انہیں آئندہ اس سے بھی زیادہ دین اسلام کی خدمت کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ اور باقی جماعتوں کو بھی توفیق عطا فرماوے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا قدم آگے بڑھائیں۔ والسلام

نوٹ:۔ اگر یہ فہرستیں قسط وار شائع کی جائیں تو ہر قسط پر مندرجہ بالا درخواست دعا درج کی جائے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

۱۔ فہرست جماعتہائے جنکی چندہ عام وحصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ ہر دو کی وصولی سو فی صدی ۔یا اس سے بھی زائد ہے۔

مرکز ربوہ:۔ دارالصدر غربی ب۔ دارالرحمت غربی۔ دارالبرکات۔ دارالیمن

ضلع جھنگ:۔ مشیر یکا ٹھٹہ۔ چک ۲۲۴ آبادی لیلاں

ضلع سرگودھا:۔ خوشاب۔ سردار والا۔ چک ۳۳ جنوبی۔ چک ۳۷ جنوبی۔ چک ۴۸ جنوبی۔ چک ۶۲ جنوبی۔ چک ۳۴ ایم بی ساہیوال۔ شاہ پور صدر

ضلع میانوالی:۔ چک ۱۳ ایم۔ ایل احمد یا نوالہ۔

ضلع لائلپور:۔ چک ۸۸ ج ب ہسیانہ۔ چک ۱۲۷ ب کھیوہ۔ چک ۱۸۸ ج ب ٹونڈی۔ گوجرہ چک ۵۶۵ گ ب۔ چک ۳۸۸ گ ب ٹھٹہ کالو۔ چک ۵۹۱ گ ب گنگا پور چک ۹۷ گ ب صریح۔ چک ۴۲ گ ب۔ چک ۱۳۱ گ ب۔ چک ۱۳۷ گ ب

ضلع لاہور:۔ دوجہ جنگ شمس آباد۔

ضلع شیخوپورہ:۔ چک ۹۷۔ نوانکوٹ۔ کوٹ دیال داس۔ آدم پور

ضلع گوجرانوالہ:۔ پنڈی بھٹیاں۔ کوٹ نادر۔ دولو والی۔ اکال گڑھ

ضلع سیالکوٹ:۔ بھاگووال۔ ڈسکہ۔ ڈنڈ پور کھرو میاں۔ بے گھٹیالیاں سکول ڈیریانوالہ۔ کوٹلی نتھو ہلی۔ چندرکے منگولے گدیال کوٹ بیدا۔ عزیز پور ڈوگری۔ بن باجوہ۔

ضلع گجرات:۔ ملکوال۔ سرائے عالمگیر۔ ڈنگہ۔ سعد اللہ پور۔ بھیر۔ چک ۲۶ احمد آباد چک ۹

آزاد کشمیر:۔ دینال بگیال۔ کلگت۔ چڑ ناڑی

ضلع راولپنڈی:۔ کہوٹہ۔ پنڈ بھیگوال۔ محمودہ۔ **ضلع ہزارہ**:۔ مانسہرہ۔ بالاکوٹ

ضلع ڈیرہ غازیخاں:۔ مراجن پور۔ ہیرو شرقی غربی۔

ضلع منظفر گڑھ:۔ چک ۴۵۵ T.D.A۔ چک ۲۲۷ T.D.A۔ چک ۳۷۵ T.D.A

ضلع ملتان:۔ چک ۳۵۷ WB۔ فرید پور چاہ مہندی دتی والا۔

ضلع منٹگمری:۔ اوکاڑہ۔ پاکپتن۔ دیپالپور۔ چک ۳۰ 11-L۔ چک ۵ 12-L۔ چک ۱۱۳ 12-L

ضلع بہاولنگر:۔ چک ۱۶۷ مراد۔ **ضلع بہاولپور**:۔ چک ۴۳ DB۔ چک ۲۳ D.N.B

ضلع رحیم یارخان:۔ رحیم یارخان شہر۔ چک ۲۱۲ P۔ چک ۱۲۳ NP۔

ضلع سکھر:۔ سکھر۔ **ضلع خیرپور**:۔ صوبہ ڈیرہ

ضلع نواب شاہ:۔ رحمٰن آباد۔ قمر آباد۔ گوٹھ امام بخش۔ ٹنڈو۔ دیہہ چھپاپٹا، کمال ڈیرہ۔ گوٹھ سردار محمد۔ گوٹھ باداہ۔ گوٹھ دادنخان جیانڑیہ گوٹھ رحمت علی۔ گوٹھ حاجی انور علی۔ گوٹھ یوسف خان۔ سعید آباد مہدی آباد۔ گوٹھ محمد علی۔ گوٹھ محمد اسماعیل۔ **ضلع دادو**:۔ جوہی

ضلع تھرپارکر:۔ کنری۔ محمد آباد اسٹیٹ۔ نور نگر خادم۔ چک نمبر ۲۔ چک ۲۷ ہے۔ چک ۱۹۵

ضلع حیدرآباد:۔ بشیر آباد اسٹیٹ۔ خدا آباد۔ **بلوچستان**:۔ فورٹ سنڈیمن الف

درخواست دعا:۔ مکرم شیخ محمد اسلم صاحب کلیئرنگ ایجنٹ ریلوے روڈ دنیا پور ضلع ملتان کے چھوٹے بچے عزیزم محمد حامد نے قرآن کریم ختم کیا ہے۔ اس خوشی میں شیخ صاحب موصوف نے ایک سال کے لئے خطبہ نمبر الفضل درویشان قادیان کو ارسال فرمایا ہے۔ احباب بچے کے لئے دعا فرمائیں۔

(وکیل المال تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

تعمیر مساجد ممالک بیرون کے صدقہ جاریہ میں طلباء کی شمولیت

دفتری اطلاع کے مطابق جن طلباء نے اپنے امتحانات میں کامیابی پر بطور شکرانہ چندہ برائے تعمیر مساجد ممالک بیرون تحریک جدید کو ادا کیا ہے ان کے اسماء معہ ان کی مالی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ قارئین کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو آئندہ دینی اور دنیاوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

دیگر کامیاب ہونے والے طلباء اور طالبات بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر اپنے پیارے آقا حضرت فضل عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی دعائیں حاصل کریں۔

۲۰۔ عزیز ارشد حسین صاحب ہاشمی لائل پور شہر ۔۔ ۲
۲۱۔ عزیز نذیر احمد صاحب جھنگ صدر ۔۔ ۱
۲۲۔ عزیز رشید احمد صاحب " " ۔۔ ۱
۲۳۔ عزیز محمد نعیم صاحب ابن شیخ محمد اسلم صاحب دنیا پور ضلع ملتان ۔۔ ۵
۲۴۔ عزیز محمد وسیم صاحب ابن " " " " ۔۔ ۵
۲۵۔ عزیز محمد حلیم صاحب ابن " " " " ۔۔ ۶
۲۶۔ عزیز منیر احمد صاحب اظہر متعلم تعلیم الاسلام کالج ربوہ ۔۔ ۱

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

تقریب شادی

میرے دوست بابو محمد یامین صاحب بھٹی آف بگووال راولپنڈی کا نکاح مورخہ ۲ اپریل ۱۹۶۲ء کو محترم مولوی جلال الدین صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد نے محترم رضیہ بیگم صاحبہ بنت محترم ماموں نیاز احمد صاحب عارف پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بنڈ بگووال ضلع راولپنڈی سے ایک ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھایا۔

دوسرے روز ان کے بڑے بھائی عبدالعزیز صاحب نے دعوت ولیمہ کا اہتمام فرمایا صحابہ و خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام درویشان قادیان اور احباب جماعت سے درخواست دعا ہے تا یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مفید ثابت ہو آمین

(محمد شمس الدین۔ ربوہ)

تقریب شادی و دعوت ولیمہ

مورخہ ۲۹ اپریل بروز بدھ برادرم خواجہ منیر احمد صاحب B.Sc Sales ڈویژنل انجینئر شاہنواز لمیٹڈ ڈھاکہ ابن مکرم خواجہ شمس الدین صاحب حویلی والے چکوال کی تقریب شادی عمل میں آئی۔

برادرم خواجہ منیر احمد صاحب کا نکاح شمیم اختر صاحبہ بنت مکرم خواجہ محمد شفیع صاحب احمدی کے ہمراہ تین ہزار روپیہ حق مہر کے عوض تین سال قبل راولپنڈی میں مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ سابق امیر جماعت نے پڑھا تھا۔

مورخہ ۳۰ اپریل ۶۲ء بروز جمعرات ایک بجے دوپہر مکرم خواجہ شمس الدین صاحب نے اپنے مکان پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعث برکت و مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(محمد اکبر افضل مجاہد مربی سلسلہ احمدیہ)

دوستوں کی خدمت میں اطلاع

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس عاجز نے ۹ جنوری ۱۹۶۲ء کو سفر شروع کر کے ۲۲ اپریل ۶۲ء کو گوجرخان میں پہنچکر ختم کیا اس عرصہ میں گوجرخان۔ راولپنڈی۔ ٹوپی۔ تربیلا ڈیم کی کالونی۔ مردان۔ چارسدہ۔ نوشہرہ۔ پشاور شہر و یونیورسٹی۔ پھر ہری پور۔ واہ کینٹ۔ ایبٹ آباد۔ مانسہرہ۔ میرپور آزاد کشمیر۔ کنڈور وغیرہ شہر اور کئی دیہات کا دورہ کر کے ۱۰۰۰ میل موٹروں پر سفر کیا۔ ۲۰۰ رسالہجات تقسیم کئے۔ ۳۰ تربیتی تقاریر کیں۔ ایک کالج میں بھی فضائل اسلام پر ۱۵ منٹ تقریر کی۔

ایبٹ آباد اور مانسہرہ کے احباب نے قریباً ۲۰ تربیتی چارٹ مجھ سے خوشخط لکھوا کر اپنی لائبریریوں میں لٹکائے۔ نیز ایبٹ آباد کی احمدیہ مسجد کی دیواروں پر کلمہ شریف اور آنحضرت کی شان میں نعتیہ کلام پختہ رنگ سے لکھا گیا۔ رمضان شریف کا سارا مہینہ جماعت ٹوپی کے پاس گزارا۔ نصف مئی تک خانیوال پہنچکر سائیکل پر سفر شروع کرنے کا ارادہ ہے۔ وباللہ التوفیق

حفظ قرآن کریم کا کام بھی بفضل خدا جاری ہے۔ احباب دعا کرتے رہیں۔

راقم عاجز طالب دعا۔ قریشی محمد حنیف قمر علوی سائیکل سوار سیاح ا۔ گوجرخان

قومی قدروں کی نزاکت اور اتحاد عامہ کی ضرورت

ہفت روزہ دعوت لاہور ۵ مئی ۱۹۶۴ء

قومی قدروں کی نزاکت کے اس دور میں ضروری ہے کہ خارجی مفادات کی خاطر داخلی اختلافات بالکل ختم کر دیئے جائیں۔ ہمیں خوشی ہے کہ ہمارے ضلعی حکام ان دنوں اپنی اپنی جگہ بڑی کاوش کر رہے ہیں کہ داخلی اختلافات بالکل باقی نہ رہیں۔ اور ایک آزاد خارجہ پالیسی کے قیام اور حصول کشمیر کے لئے اتحاد عامہ پوری انقلابی صورت میں جلوہ گر ہو لیے۔ البتہ مقاصد کے لئے یہی کافی نہیں کہ محض فرقہ وارانہ آزادی کو اس اتحاد عامہ میں رکاوٹ سمجھا جائے بعض اوقات سیاسی افکار کی مختلف لہریں بھی اس راہ میں حائل ہو جاتی ہیں اور حب اقتدار کی خواہش سیاسی اختلافات کے جلو میں جنم لیتی ہے تو یہ اختلافات مذہبی اختلافات سے کہیں زیادہ دور رس نتائج کے حامل نکلتے ہیں ہاں نزلہ برعضو ضعیف بے شک ایک طبی حقیقت ہے جسے خلافت راشدہ کے سوا تاریخ کے کسی دور میں جھٹلایا نہیں جا سکا۔

روزنامہ کوہستان نے ۲۷ اپریل کی اشاعت میں شمیم احمد صاحب کا ایک مکتوب شائع کیا ہے "علمائے اسلام کے لئے لمحہ فکریہ" کے عنوان سے شمیم احمد صاحب کھلنا سے لکھتے ہیں:

"ابتدائے اسلام سے آج تک تمام مسلمانوں کا اس امر پر اتفاق رہا ہے کہ قرآن حکیم خدا کا کلام ہے جامع اور مکمل ہے اس کی حفاظت کا وعدہ خدائے بزرگ و برتر نے آپ فرمایا ہے لیکن آج بھی ایسے بدقسمت انسان (جو بزعم خود ادعائے اسلام بھی کرتے ہیں) موجود ہیں جو اس شک و شبہ میں گرفتار ہیں کہ قرآن حکیم کی بعض آیات میں تحریف ہے (نقل کفر کفر نہ باشد)۔۔۔ ایں عقل و دانش باید گریست ——

کراچی سے ایک رسالہ "نور" نکلتا ہے مقام اشاعت ناظم آباد ہے اس کی جلد نمبر ۲ ۲۰ مارچ ۱۹۶۴ء صفحہ ۲۶۹ پر کی کتاب مجمع الفضائل جلد ۲ کے حوالے سے ذیل کے مندرجات سامنے آئے۔ عمار بن مروان سے روایت ہے ۔۔۔

یا ایھا الذین اوتوا الکتٰب امنوا بما نزلنا علی عبدنا کے بعد فی علی نورا مبینا تھا۔ دوسری روایت جابر سے منقول ہے کہ آیہ ۔۔۔ ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فی علی بن ابی طالب فاتوا بسورۃ من مثلہ تھا،

اور اس ضمن میں متعدد آیات درج ہیں:۔

آخر میں انتہائی ادب سے علماء حق کی خدمت میں اپیل کرتا ہوں کہ اس پر آشوب دور میں جب کہ ہر چہار طرف سے باطل طاقتیں طرح طرح کے جال پھیلا کر مذہب سے بیزاری کی فضا پیدا کر رہی ہیں اور انتشار پسندانہ خیالات پھیلا کر اتحاد بین المسلمین کی راہ میں رخنے پیدا کئے جا رہے ہیں مسلمانوں کے ابتدائی بنیادی عقاید پر چور دروازے سے حملہ اور بیوکرانک کے جراثیم داخل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ایسے فتنوں کا فوری سدباب ہونا لیے صرف ضروری ہے یہ کام ہمارے واجب الاحترام علمائے کرام کا ہے نیز مذکرۃ الصدر مندرجات کے جواب میں ایک موثر مدلل اور مسکت مضمون بھی تحریر کر کے شائع کرا دیں!

(احقر العباد شمیم احمد کھلنا)

صاحب مکتوب کے درد اور خلوص میں کیے کلام ہو سکتا ہے لیکن ہمیں اس سے اتفاق نہیں کہ علمائے کرام مذکورہ بالا تحریف کو موضوع بنا کر اس کے مدلل و مسکت جواب کے درپے ہوں قرآن مجید کا ہر طرح سے محفوظ ہونا ایک زندہ حقیقت ہے حضرت صدیق اکبرؓ نے حضرت فاروق اعظمؓ کے مشورہ سے اسے بالکل اسی ترتیب کے مطابق جمع کرایا تھا جو آں حضرتؐ کی ترتیب اور صحابہ کرام کی دن رات کی تلاوت کا شعار تھی اور یہی وہ جمع شدہ قرآن تھا جسے سیدنا حضرت امیر عثمانؓ نے اکناف عالم تک پہنچایا اس قرآن عزیز کے جمع کرنے والے حضور ختمی مرتبت صلے اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی حضرت زید بن ثابتؓ ہی تھے پس اس میں کلام نہیں کہ موجودہ قرآن مجید بعینہٖ وہی ہے جو آنحضرتؐ کا پیش کردہ تھا اور یہ بالکل اسی ترتیب سے لوح عالی میں بھی موجود ہے

بل ھو قرآن مجید فی لوح محفوظ

قرآن مجید کی وحدت اور حفاظت اسلام کا ایک متفقہ اور اجماعی مسئلہ ہے اور یہ صرف ایک مسئلہ ہی نہیں ایک عقیدہ ہے اس میں تشکیک کا کھلنا بلاشبہ ایک الحاد کی راہ ہے لیکن اسے ایک باقاعدہ موضوع بنا کر اس میں بحث و تمحیص کرنا یہ اس کا وقت نہیں موجودہ بین الاقوامی حالات کے پیش نظر پاکستان اور اسلام انتہائی نازک حالات سے دوچار ہیں ان حالات میں جب تک تمام فرقہ وارانہ امتیازات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے پوری ملت ایک بنیان مرصوص کی صورت میں جلوہ گر نہ ہو حالات کے دھارے کا رخ بدلا نہیں جا سکتا وقت کے چیلنج کو قبول کرنے والے ماضی کے افسانوں میں نہیں کھویا کرتے ان نگاہیں جن کی اڑ جاتی ہیں مستقبل کے چہرے پر انہیں ماضی کے افسانوں کو دہرانا نہیں آتا،

ہم کوہستان کے مذکورہ بالا مکتوب نگار کی خدمت میں معذرت خواہ ہیں کہ مجمع الفضائل کے مذکورۃ الصدر حوالوں کا موضوع بنایا یہ وقت کی بات نہیں اور نہ یہ حالات کا تقاضا ہے ایسے مباحث سے جہاں تک ہو سکے اجتناب کیا جائے۔

ملازم حضرات کے لئے ایک نمونہ

تعمیر مساجد ممالک بیرون کی سکیم فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے مطابق ملازم حضرات مکلف ہیں کہ وہ اپنی سالانہ ترقی کی رقم تحریک جدید کو بطور چندہ مساجد ممالک بیرون ادا فرمایا کریں لیکن افسوس اکثر ملازم احباب اس فرض سے عہدہ برآ نہیں ہوتے ان کے لئے مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب ابن محترم ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب مرحوم کا نمونہ پیش کیا جاتا ہے آنمکرم تحریر فرماتے ہیں:۔

"حسب سابق حضور سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل میں پہلی سالانہ ترقی بابت سال ۱۹۶۴ء برائے مساجد ممالک بیرون ارسال ہے مبلغ چالیس روپے کی یہ رقم قبول فرما کر مشکور فرمائیں"

اللہ تعالےٰ محترم شاہ صاحب کا اخلاص قبول فرمائے اور آپ کو اپنے بزرگ والد حضرت سید عبدالستار شاہ صاحب مرحوم کے اوصاف حمیدہ سے متصف فرمائے اور ہر دو احباب کو روحانی ترقیات سے نوازتا رہے۔ آمین!

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۱۰ مارچ ۶۴ء میں میرا جو مضمون شائع ہوا ہے اس میں (۱) ص۵ کالم ۳ آخری سطر سے پہلی سطر میں اگر کی بجائے اور پڑھا جائے (۲) اسی کالم میں الفاظ "جو ظلم سے باز نہ آئے" کی بجائے صحیح فقرہ یوں ہے "جو ظلم سے باز آئے"۔ (۳) الفضل مورخہ ۱۹ اپریل ص۵ میں یہ غلط فقرہ شائع ہوا ہے "ہمیں گو علامہ شورائی صاحب کے اس بات سے اتفاق نہیں" صحیح فقرہ یوں ہے "گو علامہ شورائی صاحب کو اس بات سے اتفاق نہیں" (۴) الفضل ۱۰ اپریل ص۲ کالم ۱ سطر ۲ میں "احتجاج" کی بجائے "اجتماع" پڑھا جائے!

(خاکسار محمد اسد اللہ قریشی مربی سلسلہ)

درخواست جنازہ غائب

میری لڑکی چند یوم بیمار رہنے کے بعد قضاء الٰہی سے فوت ہوگئی۔ گاؤں میں صرف ہمارا ہی احمدی گھر ہے اس کے علاوہ میں خود بھی گھر میں موجود نہیں تھا اس لئے احباب عزیزہ مرحومہ کا جنازہ غائب ادا فرمائیں۔

(خاکسار غلام رسول احمدی چک ۱۸۹ ڈاکخانہ چک ۱۹۵ تحصیل صادق آباد۔ ضلع رحیم یار خان)

تحریکِ جدید کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات

۱۔ "تحریک جدید کا کام نہ چند سال کا ہے اور نہ چند افراد کا بلکہ دراصل احمدیت کے قیام کی جو غرض تھی یعنی غلبۂ اسلام علی الادیان۔ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے یہ کام جاری کیا گیا ہے۔

۲۔ اب جبکہ میں نے حقیقت کو کھول دیا ہے آئندہ یہ سوال نہیں ہوگا کہ کون چندہ دیتا ہے اور کون نہیں دیتا بلکہ اس وضاحت کے بعد ہر شخص جو احمدیت میں شامل ہوتا ہے بلکہ میں کہتا ہوں کہ ہر شخص جو احمدیت سے دلچسپی لیتا ہے خواہ وہ احمدی نہ بھی ہو اس پر فرض عاید ہوتا ہے کہ وہ اس کام میں حصہ لے۔

۳۔ اب صرف ان لوگوں کے وعدے لے کر نہیں بھجوانے جو پہلے سے وعدہ کرتے آئے ہیں بلکہ آپ لوگوں کا فرض ہے کہ ہر احمدی سے خواہ وہ بچہ ہو۔ جوان ہو۔ یا بوڑھا ہو۔ مرد ہو یا عورت۔ امیر ہو یا غریب۔ اور پھر خواہ وہ کسی حیثیت کا ہو اس کی حیثیت کے مطابق تحریک جدید کے وعدے لے کر بھجوائیں۔

۴۔ تحریک جدید نفلی اس لئے ہے کہ ہم اس میں حصہ نہ لینے کی وجہ سے کسی کو سزا نہیں دیتے لیکن فرض اس لحاظ سے ہے کہ اگر تمہیں احمدیت سے سچی محبت ہے تو تحریک جدید میں حصہ لینا تمہارے لئے ضروری ہے۔

۵۔ میں جماعت کو اس کے فرائض کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اب دوست صرف یہ نہ کریں کہ جو لوگ اس میں حصہ لیتے ہیں ان سے وعدے لے کر بھجوا دیئے جائیں بلکہ ہر بالغ احمدی کو تحریک جدید میں شامل کریں۔ بلکہ نابالغ بچوں کو بھی تحریک جدید میں شامل کر سکتے ہیں۔

۶۔ اب جبکہ بہت تھوڑا وقت باقی ہے میں پھر جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ تحریک جدید کے وعدے اس رنگ میں بھجوائیں کہ ہر ایک بالغ احمدی اس میں شامل ہو جائے۔ اور اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ لے۔

۷۔ ہر ایک احمدی کو بتا دو کہ اس کا تحریک جدید میں حصہ لینا احمدیت کے قیام کی غرض کو پورا کرتا ہے۔ اگر کوئی شخص تحریک جدید میں حصہ نہیں لیتا تو اسکے احمدیت میں داخل ہونے سے کیا فائدہ۔

۸۔ بے شک تم پر بوجھ زیادہ ہے اور میں اس بوجھ کو محسوس کرتا ہوں۔ اور ساری دنیا تمہاری تعریف کر رہی ہے لیکن ہمارا کام بھی بہت بڑا ہے اور ہم اسے نظر انداز نہیں کر سکتے۔ باوجود اس کے کہ ہم پر بوجھ زیادہ ہے ہمیں اسلام کی خاطر قربانی کرنی پڑے گی۔ کیونکہ ہمارے خدا نے ہم پر اعتماد کر کے یہ کام ہمارے سپرد کیا ہے۔"

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا

محترمہ اہلیہ صاحبہ میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ سابق امیر راولپنڈی حال مقیم کیمبل پور(؟) کی ایک آنکھ جو باقی ہے اس کا تیسرا اپریشن پردہ کی تبدیلی کا ہونے والا ہے۔ نظر کا انحصار اسی آنکھ کی صحت یابی پر ہے۔ ڈاکٹر زیادہ یقین نہیں دلاتے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے لئے احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ (خاکسار ملک صلاح الدین ایم اے قادیان)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی حیاتِ مقدسہ پر ایک نظر

(بقیہ صفحہ ۵)

تجہیز و تکفین عمل میں آئی اور پھر چہرہ مبارک کی زیارت کے بعد ۵ بجے شام کوٹھی سے آپ کا جنازہ اٹھایا گیا۔ نماز جنازہ بہشتی مقبرہ کے وسیع احاطہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے پڑھائی جس میں قریباً پندرہ ہزار بیرونی اور مقامی احباب شریک ہوئے اسکے بعد ساڑھے سات بجے شام بہشتی مقبرہ ربوہ میں حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا کے مزارِ مقدس کی چار دیواری کے اندر آپ کو سپرد خاک کر دیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ؎

اے خدا بر تربتِ او بارشِ رحمت بِبار
داخلش کن از کمالِ فضل در بیت النعیم

(حضرت مسیح موعودؑ)

۲۲ مئی کو یاد رکھیں

عہدیداران جماعت۔ احمدی والدین اور قائدین مجالس اور ناظمین اطفال الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ ۲۲ مئی کے دن سب احمدی بچوں کو اطفال الاحمدیہ کے امتحانات میں شامل کریں اور اس کے لئے بچوں کو ابھی سے علمی اور عملی حصہ کی تیاری کروا کر شکریہ کا موقع دیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں میں داخلہ

اب جبکہ میٹرک کے امتحان کا نتیجہ ۳۱ مئی کو نکلنے والا ہے بہت سے احباب یقیناً اپنے بچوں کے مستقبل کے بارے میں غور کر رہے ہوں گے ان احباب کو چھوڑ کر جن کے بچوں نے سائنس کے مضامین لینے ہیں یا کسی ٹیکنیکل لائن میں جانا ہے باقی وہ تمام احباب جنہوں نے آرٹس کے مضامین لینے ہیں ان کی خدمت میں ہم عرض کریں گے کہ اس وقت ضلع سیالکوٹ میں بلحاظ تعلیم و تدریس کے انٹرمیڈیٹ گھٹیالیاں سے بڑھ کر کوئی ادارہ قابل قدر نہیں۔

اس وقت یہاں انگریزی اور اردو کے لازمی مضامین کے علاوہ عربی فارسی اسلامیات تاریخ اکنامکس۔ نفسیات اور منطق باقاعدہ پڑھائے جا رہے ہیں پڑھانے والے استاد تمام کے تمام آزمودہ کار تجربہ کار اور انتہائی مخلص اور مشفق استاد ہیں۔

ہوسٹل قائم ہے جس میں طلباء کے قیام کے جملہ انتظامات موجود ہیں ماہوار فیس رہائش صرف دو روپے ہے۔ MESS کا ماہوار خرچ اندازاً ۳۰/- روپے کے قریب آتا ہے کالج کی فیس ۱۶/- روپے ماہوار ہے اس سے سستا اور اجناس کے لحاظ سے عمدہ سامان کسی اور ادارے میں ہرگز ممکن نہیں۔ والدین محسوس کریں گے کہ ان کا بچہ جو سکول میں کسی نہ کسی وجہ سے کمزور رہا یہاں کے پاکیزہ ماحول میں ترقی کر رہا ہے یہ جگہ شہری آلائشوں سے بالکل پاک اور مطالعہ اور ورزش جسمانی کے لحاظ سے طلباء کے لئے نمونہ کی جگہ ہے پس احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کو یہاں داخل کرائیں۔ یہ سطور پراپیگنڈے کی غرض سے نہیں بلکہ طلباء کی حقیقی خدمت کی غرض سے ہیں۔ انشاء اللہ العزیز طلباء اسے خود محسوس کریں گے۔ (پرنسپل انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں)

اعلان نظارت تجارت وصنعت

برائے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت احمدیہ

جولائی ۶۳ء اور اس کے بعد اخبار الفضل میں متعدد بار تاجر و صنعت کار احباب کی فہرستیں طلب کی گئی ہیں مگر جماعتوں نے اس طرف بہت کم توجہ دی ہے صرف مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے مکمل فہرست آئی ہے:-

۱۔ راولپنڈی۔ جہلم۔ پشاور اور اس کے علاوہ چند احباب نے انفرادی طور پر اس کی تعمیل کی مگر ابھی تک کثرت سے بڑی بڑی جماعتیں مثلاً لاہور۔ ملتان۔ سیالکوٹ۔ گجرات۔ شیخوپورہ۔ کراچی۔ کوئٹہ۔ بہاولپور۔ نواب شاہ۔ سرگودھا وغیرہ کے احباب نے اس طرف توجہ نہیں فرمائی۔

لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا امراء جماعت ہائے احمدیہ و پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست کی جاتی ہے کہ اپنے اپنے حلقے سے احمدی تاجر۔ صناع احباب خواہ وہ بڑے کام کرتے ہوں یا معمولی ان کی فہرست جس میں مندرجہ ذیل کوائف درج ہوں نظارت تجارت و صنعت میں بھجوا دیں۔

کوائف

۱۔ اپنا کاروبار یا فرم کا نام

۲۔ کاروبار کی تفصیل۔ اگر تاجر ہوں تو تجارت کے متعلق اگر صناع ہوں یا صنعت کار یا فیکٹری وغیرہ کے مالک ہیں تو اس کی تفصیل مثلاً جنرل مرچنٹ۔ صراف۔ ڈاکٹرز حکیم کیمسٹ ڈرگسٹ۔ وکلاء۔ امپورٹرز اور کلیرنس ایجنٹس وغیرہ۔ ورکشاپ۔ سپیئر پارٹ ڈیلرز (SPAR. PARTS DEALERS) باڈی بلڈرز۔ مکینیکل ٹائپ کی مرمت۔ ریڈیو ڈیلرز یا ریڈیو کی مرمت کا کام۔ فوٹوگرافرز۔ کنسٹرکٹرز و سپلائرز۔ سائنس اور سرجری کے اوزار بنانے یا اس کا کام کرنے والے۔ پرنٹنگ پریس و کتب فروش۔ فرنیچر میکرز۔ الیکٹرک فٹنگ، مرمت ریفریجریٹرز کا کام کرنے والے مع مرمت۔ ہوٹل اور ریسٹورنٹ۔ موٹروں کا کاروبار۔ پٹرول پمپ۔ کپڑوں کے ٹکڑوں یا ولائتی پرانے کپڑوں کا کاروبار کرنے والے سبز اور خشک پھل سبزیاں وغیرہ بھیجنے والے اور سپلائی کرنے والے وغیرہ وغیرہ۔

تا کہ تجارتی و صنعتی کمیٹی ان مقاصد کو پورا کر سکے جس کے لئے وہ بنائی گئی ہے اور جس کا اعلان ۷ جولائی ۶۳ء، ۱۳ جولائی و ۳۰ جولائی ۶۳ء کے اخبار الفضل میں ہو چکا ہے امید ہے کہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اس طرف توجہ فرما کر ممنون فرمائیں گے۔ (ناظر صنعت و تجارت)

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۱۰-۵-۶۴ صفحہ ۲ کالم ۳ سطر ۱۵ میں "اسلام کا خدا رب العالمین" پڑھا جائے۔ کاتب اور مصحح کی غفلت سے یہ الفاظ غلط لکھے گئے ہیں۔ (ایڈیٹر)